بہارستانِ اُردو

اُردو کی پانچویں کتاب

دی جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

نظرِ ثانی و ترمیم شدہ ایڈیشن

★ ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے ترسیل کرنا منع ہے۔

★ اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر اس شکل کے علاوہ، جس یہ چھاپی گئی ہے یعنی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔

★ کتاب کے اس صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے، کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے و مہر کے ذریعے یا چپسی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے، وہ غلط متصور اور ناقابلِ قبول ہوگی۔

نگران　　**پروفیسر فاروق احمد پیر**　　ڈائریکٹر اکیڈمک

کوآرڈینیٹر　　**ڈاکٹر عارف جان**　　اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکیڈمکس

مؤلفین　　بنیادی ایڈیشن

پروفیسر محمد زمان آزردہ، پروفیسر ظہور الدین، بشیر احمد ڈار

ترمیم شدہ ایڈیشن

ڈاکٹر الطاف انجم
شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی

شاکر شفیع
(لیکچرر گورنمنٹ ہائر اسکینڈری سمبل))

ڈاکٹر رابعہ نسیم مغل
(ریسرچ آفیسر ایس آئی ای سرینگر)

جاوید کرمانی
(ماسٹر ایس آئی ای سرینگر)

ڈاکٹر غلام نبی حلیم
(ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول مامہ گنڈ)

مجید مجازی
(ماسٹر ہائی اسکول حاجن)

ریاض احمد خاکی
(ماسٹر ہائر اسکینڈری، باربگ، شوپیان)

روحی سلطانہ
(ٹیچر زون گلاب باغ سرینگر)

اشاعتی اصلاح کار: **پروفیسر عارف احمد آخون** (جوائنٹ سکریٹری جے اینڈ کے اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن)

قیمت :　　**روپے**

ب

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
☆	حرفِ اوّل	۰۵
۱۔	بچّے کی دُعا	۰۷
۲۔	انصاف	۱۲
۳۔	اِنٹرنیٹ	۱۸
۴۔	گفتگو کے آداب	۲۳
۵۔	تصویرِ کشمیر	۲۹
۶۔	دوستی	۳۳
۷۔	بابا غلام شاہؒ	۴۰
۸۔	سدھ مہادیو	۴۵

۹۔	ریل گاڑی	۵۲
۱۰۔	گروٗ نانک	۵۷
۱۱۔	ہوا	۶۳
۱۲۔	بی بی فاطمہؓ	۷۰
۱۳۔	لداخ سے ایک خط	۷۵
۱۴۔	ڈاکٹر امبید کر	۸۳
۱۵۔	میری کیوری	۸۸
۱۶۔	شام	۹۴
۱۷۔	قلعہ باہو	۹۹

پیش لفظ

ریاست جموں و کشمیر میں اُردو زبان کی خاص اہمیت ہے ۔ یہ ریاست کی سرکاری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ پوری ریاست میں رابطے کی سب سے بڑی زبان ہے ۔ یہ زبان بہت پہلے سے اسکولی نصاب میں ایک اہم مضمون کی حیثیت سے شامل رہی ہے ۔ ریاست کے تمام حصوں میں اس کی تعلیم و تدریس کے معقول انتظامات ہیں ۔ اُردو زبان کی مؤثر تدریس کے لیے ریاستی بورڈ نے ۲۰۰۸ ء میں 'بہارستان اُردو' کے نام سے اوّل سے لے کر بارہویں جماعت تک ایک نیا کتابی سلسلہ متعارف کیا ۔ اِن کتابوں کو قومی نصابی ڈھانچہ ۲۰۰۵ ء کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے ۔ زیرِ نظر کتاب اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ تاہم قومی سطح پر تمام ریاستوں میں یکساں تعلیمی پالیسی اور نصاب رائج کرنے کے لیے این ، سی ، ای ، آر ، ٹی کی طرف سے نئے اصول وضع ہوتے رہتے ہیں ۔ اُردو کی درسی کتابوں کو اُن ہی اصولوں اور جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے بورڈ اپنی کتابوں پر مسلسل نظرِ ثانی کرتا رہتا ہے ۔ اِس سلسلے میں بورڈ ہر سال ورک شاپ منعقد کرتا رہتا ہے ، جن ورکشاپوں میں ریاست کے مقتدر ماہرینِ زبان ، تعلیمی ماہر اور اساتذہ کی خدمات سے استفادہ کیا جاتا ہے ۔ اس سال کتابوں کو آموزشی ماحصل (Learning outcome) اور (Constructivisim) کے اصولوں پر استوار کرنے کے لیے اِن کا از سرِ نو جائزہ لیا گیا ۔ اسٹیٹ انسی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اور قومی ماہرین کی آراء کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے بہارستانِ اُردو کتابی سلسلے کو از سرِ نو مدون کیا گیا ۔

یہ کتاب ٹھوس اور مسلمہ لسانیاتی بنیادوں پر تیار کی گئی ہے ۔ کتاب میں جملوں کی ساخت ، اجزائے کلام ، بنیادی لفظوں کے معنی ، صحتِ تلفظ اور صحتِ املا پر زیادہ توجہ دی گئی ہے تاکہ طلباء میں

درجے کے معیار کے مطابق زبان کی فہم و فراست پیدا ہو۔ چھوٹی جماعتوں میں بچوں کو کھیل کھیل میں گا کر اور خوشی کے ساتھ زبان سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلی ، دوسری اور تیسری جماعتوں میں نثر سے زیادہ نظم کے ذریعے زبان سکھانے پر توجہ کی گئی ہے ۔ چوتھی اور پانچویں جماعت میں شعری انتخابات کے ساتھ ساتھ نثری اسباق کو شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔ طالب علموں میں آزادانہ غور وفکر پیدا کرنے کی غرض سے مشق کو دلچسپ انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔

کتاب کو دورِ حاضر کی تعلیمی ضروریات کے پیشِ نظر ترتیب دیتے ہوئے اِس میں قومی ، سماجی اور اخلاقی اقدار کو ملحوظ نظر رکھا گیا ہے ۔ کتاب میں مقامی رنگ و آہنگ کا بھی خیال رکھا گیا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ یہ نظر ثانی شدہ کتابی سلسلہ طالب علموں کے لیے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا ۔

میں اُن سب ماہرینِ تعلیم ، اساتذہ اور دیگر حضرات کی ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی طرح اپنا تعاون دیا اور اپنے زریں مشوروں سے نوازا۔ میں خصوصی شکریہ کا حق دار بنیادی ایڈیشن کے مؤلفین اور بہارستانِ اُردو کے مؤلفین کو سمجھتی ہوں جن کی وجہ سے یہ کتاب آج قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ڈائریکٹر اکیڈیمک پروفیسر فاروق احمد پیر اور اُن کی پوری ٹیم کی بھی شکر گزار ہوں جن کی لگاتار کوششوں سے یہ کتاب منظر عام پر آ سکی۔ ڈاکٹر عارف جان (اسِسٹنٹ ڈائریکٹر اکیڈمک) اور شاکر شفیع (لیکچرر اُردو) کی بھی بے حد مشکور ہوں جو ۲۰۰۸ ء سے مسلسل اِن کتابوں کے جائزے اور تیاری میں پیش پیش رہے ہیں ۔ کمپیوٹر آپریٹر عبدالغنی کا بھی شکریہ جس نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کتاب ڈیزائن کی ۔ کتاب کو بہتر بنانے کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی تجاویز اور رائے کا احترام کے ساتھ خوش آمدید ہے۔

وینا پنڈتا

چیئرپرسن جے اینڈ کے سٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن

لب | تمنّا | پروانہ | حمایت | دردمند

بچّے کی دُعا

لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صوٗرت ہو خدایا میری

دوٗر دُنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ، ضعیفوں سے محبت کرنا

میرے اللہ ہر بُرائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو ، اُس راہ پہ چلانا مجھ کو

علامہ اقبالؒ

١. پڑھیے اور سمجھیے :

لب	ہونٹ
تمنّا	آرزو، خواہش
صورت	مانند، مِثل
زینت	رونق، خوب صورتی
پروانہ	پتنگا
شمع	چراغ
حمایت	طرف داری، مدد
دردمند	غمگین، دُکھی
ضعیف	کم زور، بوڑھا
راہ	راستہ

٢. سوچیے اور بتایئے :

☆ شاعر اس نظم میں کس سے مخاطب ہے؟

☆ شاعر دُنیا کے لیے کیا چاہتا ہے؟

☆ شاعر وطن کی زینت کس طرح چاہتا ہے؟

☆ آخری شعر میں شاعر نے کس خواہش کا اظہار کیا ہے؟

۳. خالی جگہوں کو دیے گئے لفظوں سے پُر کیجیے:

☆ زندگی .... کی صورت ہو خدایا میری (شمع، چراغ)

☆ ہو مرے دم سے یونہی میرے .... کی زینت (وطن، چمن)

☆ ہو میرا کام .... کی حمایت کرنا (غریبوں، امیروں)

☆ میرے اللہ .... سے بچانا مجھ کو (بُرائی، بھلائی)

۴. نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جُملے بنائیے

شمع ۔ دُنیا ۔ پھُول ۔ حمایت ۔ دردمند

۵. مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال	درد	+	مند	=	دردمند
	صحت	+	مند	=	
	احسان	+	مند	=	
	حاجت	+	مند	=	
	دولت	+	مند	=	
	فکر	+	مند	=	

۶. کھیل کھیل میں :

دیے گئے خاکے میں چار حروف موجود ہیں جن سے لفظ ’’دولت‘‘ بنتا ہے۔ نظم میں مزید ایسے تین الفاظ تلاش کیجیے جو چار حرفی ہونے کے ساتھ ساتھ ’’ت‘‘ پر ختم ہوتے ہوں اور خاکے میں بھر دیجیے۔

د	و	ل	ت	=	دولت

۷. اس نظم کو زبانی یاد کیجیے اور ترنم کے ساتھ پڑھیے

ریاکاری | نخوت | تکبر | ذلت | بازپُرس

انصاف

چودہ سو سال پہلے عرب کی سرزمین جہالت کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہر طرف عیاشی اور بے حیائی کا دور دورہ تھا۔ اکثر لوگ اَن پڑھ اور جاہل تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑ پڑتے تھے۔ انتقام کا جذبہ عام تھا۔ اکثر جھگڑے نسل درنسل چلتے رہتے۔ جھوٹ فریب اور ریا کاری عام تھی۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، امیر لوگ نخوت اور تکبر میں گرفتار تھے۔ اُن کے لیے نہ کوئی قانون تھا اور نہ اُن سے کسی طرح کی بازپُرس ہوتی تھی۔ جو جی میں آتا تھا، کرتے تھے۔ غریبوں کو ہر طرح کی ذلت اٹھانا پڑتی تھی اور اُن پر طرح طرح کے ظلم روا رکھے جاتے تھے۔ عرب کی یہ حالت جب انتہا کو پہنچی تو خدا کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا تا کہ غریب، نادار اور بے کس لوگ عزت کی زندگی بسر کرسکیں۔ آپ نے یہ تعلیم دی کہ اللہ اور اللہ کے قانون کی نظر میں گورا اور کالا، عجمی اور عربی، امیر اور غریب سب یکساں ہیں۔ کوئی چھوٹا

بڑا نہیں ہے ۔البتہ اپنے عمل سے انسان چھوٹا بڑا ہوسکتا ہے ۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے عدل اور انصاف کا یکساں قانون رائج کر کے انسانوں کے درمیان اونچ نیچ کے فرق کو یکسر ختم کردیا۔

ایک مرتبہ آپؐ کے سامنے بڑے گھرانے کی ایک خاتون کا معاملہ پیش ہوا ۔ اِس خاتون پر چوری کا جُرم ثابت ہوا تھا۔ کچھ لوگ چاہتے تھے کہ خاتون کے خاندان کا لحاظ کر کے اس کے ساتھ رعایت برتی جائے اور اس سلسلے میں نبی کریمؐ سے سفارش کی جائے ۔ لیکن کسی میں ہمت نہیں تھی ۔آخر میں حضورؐ کے ایک نوجوان چہیتے صحابی اُسامہ بن زیدؓ کو آمادہ کیا گیا کہ وہ حضورؐ کے ساتھ اس معاملے میں بات کرے ۔ اُسامہ بن زیدؓ حضورؐ کی خدمت میں آئے اور حاضر خدمت ہونے کا مدعا بیان کیا۔

انہوں نے ابھی اپنی بات مکمل نہ کی تھی کہ حضورؐ نے فرمایا: ''ایسی باتوں سے پرہیز کیا کرو۔ پچھلی قوموں پر جو تباہی آئی ، ان کا نام ونشان تک مٹ گیا۔اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اونچے طبقے کے لوگوں کو ہر طرح کی چھوٹ دی جاتی تھی جب کہ عام لوگوں کے لیے نہایت ہی سخت قانون بنائے جاتے تھے۔ اسلام میں ایسا نہیں ہوسکتا اور میں ہرگز اس کی اجازت نہیں دونگا''۔ چنانچہ اُس خاتون کو قانونِ شریعت کے مطابق سزا دی گئی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ جنگِ بدر میں بھی پیش آیا ۔ اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی تھی۔ مکہ کے بہت سے کفار مارے گئے اور بہت سے قیدی بنا لیے گئے ۔ قیدیوں میں حضرت محمدؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی شامل تھے جنھوں نے اُس وقت تک ابھی اسلام نہیں قبولا تھا۔ دوسرے قیدیوں کی طرح انہیں بھی رسی سے باندھ دیا گیا تھا۔

رسی زیادہ کس کے باندھی گئی تھی جس کی وجہ سے حضرت عباسؓ رات کو درد کی شدت سے کراہتے تھے۔ حضورؐ اُن کے کراہنے کی آواز سُن کر بے قرار ہو گئے۔ آپؐ کے ساتھیوں سے آپؐ کی بے قراری نہ دیکھی گئی اور انہوں نے حضرت عباسؓ کی رسی ڈھیلی کر دی۔ حضورؐ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا: کہ تمام قیدیوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ یا تو سبھی قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دی جائیں یا پھر دوسرے قیدیوں کی طرح حضرت عباسؓ کی رسی بھی کس کے باندھ دی جائے‘‘۔ آپؐ کے ساتھیوں نے سارے قیدیوں کی رسیاں ڈھیلی کر دیں۔ یہ تھا ہمارے پیارے نبیؐ کا انصاف کرنے کا طریقہ۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے:

جہالت	:	بے علمی، نا اہلیت
فریب	:	دھوکہ
ریاکاری	:	مکاری، فریب
نخوت	:	گھمنڈ، غرور
تکبر	:	غرور
ذلت	:	رسوائی
باز پُرس	:	جوابدہی

روا : جائز

نادار : مُفلس

یکسر : تمام، بالکل

رعایت : پاس، لحاظ

پرہیز : احتیاط، دور رہنا

۲. سوچیے اور بتائیے :

☆ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

☆ اسلام نے عدل اور انصاف کا کیسا قانون رائج کیا؟

☆ جنگِ بدر میں حضرت محمدؐ کے کس رشتہ دار کو قید کیا گیا تھا؟

☆ حضرت محمدؐ نے کیا تعلیم دی؟

☆ حضورؐ نے کن باتوں سے پرہیز کیا؟

۳. مثال دیکھ کر خالی جگہیں پُر کیجیے

مثال	کشمیر	کشمیری	کشمیر کا رہنے والا
	عجم	....	....
	بھارت	....	....
	امریکہ	....	....

چین	....	....
ایران	....	....

۴. مثال دیکھ کر واحد سے جمع بنائیے

	واحد	جمع
مثال:	امیر	اُمراء
	غریب	
	رئیس	
	جاہل	
	ادیب	
	شاعر	

۵. مثالیں:

رشید نے کھانا کھایا۔

سرینگر خوبصورت شہر ہے۔

قلعہ باہو جموں میں واقع ہے۔

اوپر دی گئی مثالوں میں ''رشید، کھانا، سرینگر، قلعہ باہو اور جموں'' ایسے الفاظ ہیں جو نام ہیں۔ وہ لفظ جو کسی شخص جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرتا ہے، اسم کہلاتا ہے۔ اسی لیے رشید، کھانا، سرینگر، قلعہ باہو اور جموں اسم ہیں۔

نیچے دیے گئے جملوں میں سے اسم تلاش کیجیے

☆ اکبر روتا ہوا گھر آیا۔ ☆ اقبال بہت بڑے شاعر ہیں۔

☆ لداخ پہاڑوں پر واقع ہے۔ ☆ دھونی اچھا بلے باز ہے۔

۶. کھیل کھیل میں

ہم اکثر ایسے الفاظ کے جوڑے استعمال کرتے ہیں جو آپس میں متضاد بھی ہوتے ہیں مثلاً ، دائیں بائیں کوئی نہ تھا وغیرہ ۔سبق انصاف میں سے ایسے ہی چار جوڑے الفاظ تلاش کیجیے جو آپس میں متضاد ہوں اور خاکے میں بھر دیجیے

لیپ ٹاپ | پی سی | مواصلاتی نظام | ای۔میل | مؤثر

انٹرنیٹ

اکیسویں صدی کے انفارمیشن سُپر ہائی وے کے دور میں کیا آپ ایک ایسے مواصلاتی نظام کا تصّور کر سکتے ہیں ،جس کے ذریعے آپ دُنیا بھر کی معلومات چند لمحوں میں حاصل کر سکتے ہیں اور وہ بھی صرف اپنے ایک چھوٹے سے کمپوٹر کے ذریعے ؟ جی ہاں ! یہ ممکن ہے بشرطیکہ آپ کا کمپیوٹر انٹرنیٹ سے جڑا ہو۔

انٹرنیٹ دُنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے ،جس سے دُنیا میں کروڑوں افراد براہِ راست آپس میں جُڑے ہوئے ہیں ۔اِس نیٹ ورک کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہے کہ آپ چند منٹوں میں اِس مواصلاتی نظام کے ذریعے کسی بھی ایسے شخص سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں جو آپ ہی کی طرح اِس نظام سے جُڑا ہوا ہو۔آج کے دور میں اِس نیٹ ورک کی مدد سے آپ کا پرسنل کمپیوٹر (PC) یا لیپ ٹاپ(Lap Top)ایک پرسنل پرنٹنگ پریس ،

ٹیلیفون، ریڈیو، پوسٹ آفس، ٹیلی ویژن اور لائبریری بن چکا ہے۔ اب آپ کو علیٰحدہ علیٰحدہ مختلف چیزوں کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ انٹرنیٹ سے جُڑ جانے کے بعد آپ ان ساری چیزوں کے فائدے اپنے کمرے میں بیٹھ کر حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ امریکہ کی کسی لائبریری میں کسی مخصوص مضمون کی خاص کتاب کے چند اوراق کی فوٹو کاپی لینا چاہتے ہیں تو آپ اپنے کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کے ذریعے اِس لائبریری میں داخل ہو کر اس مخصوص کتاب کے ان اوراق کو اپنے مانیٹر پر پھیلا کر پڑھ سکتے ہیں اور اپنے ہارڈ ڈسک میں اِن صفحات کو محفوظ کر سکتے ہیں۔ یہ چند منٹوں میں ممکن ہے۔ اِسی طرح اگر آپ

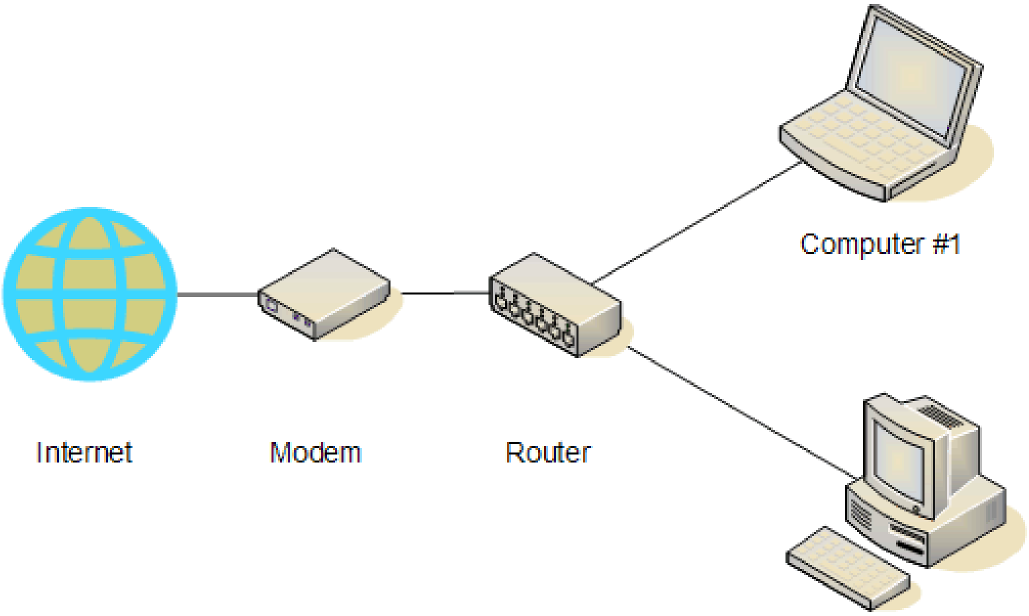

یہ جاننا چاہتے ہیں کہ امریکی صدر کے آفس کا اندرونی انتظام کیسا ہے تو یہ بھی ممکن ہے اور اگر آپ وہائٹ ہاؤس کی سیر کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو امریکہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آپ اپنے کمپیوٹر کے چند بٹنوں کو دبا کر وہائٹ ہاؤس کے اندرونی اور بیرونی حصّوں کو آرام کے ساتھ اپنے کمپیوٹر پر دیکھ سکتے ہیں۔ یہ سب انٹرنیٹ کے ذریعے ممکن ہوا ہے۔ اگر آپ اپنے کسی دوست کو جو دوسرے ملک میں رہتا ہے، خط لکھنا چاہتے ہیں تو انٹرنیٹ کے ذریعے یہ سہولیت بھی میسر ہے۔ آپ الیکٹرانک میل (E-mail) کے ذریعے اپنے دل کی بات دو تین منٹ میں اپنے دوست تک پہنچا سکتے ہیں، جو ہزاروں میل دور جاپان میں بیٹھا ہے۔

دراصل انٹرنیٹ معلومات کا وہ خزانہ ہے، جس کے ذخیرے کا کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ علم، جانکاری اور اطلاعات کا وہ سمندر ہے، جو اطلاعات کے جوہر سے مالا مال ہے۔

ڈاکٹر جوہر قدوسی

ا. پڑھیے اور سمجھیے

مواصلاتی نظام	:	ذرائع نقل و حرکت کا جدید طرز
انٹرنیٹ	:	کمپیوٹر کے ذریعے جانکاری مہیا کرنے والا ایک پروگرام

پی۔سی : پرسنل کمپیوٹر،ٹیبل پر رکھا جانے والا کمپیوٹر

لیپ ٹاپ : گود میں رکھا جانے والا کمپیوٹر

مانیٹر : کمپیوٹر کا سکرین

ہارڈ ڈِسک : وہ آلہ جس پر کمپیوٹر کی تمام معلومات کو محفوظ کیا جاتا ہے

ای۔میل : الیکٹرانک میل یعنی انٹرنیٹ کے ذریعے خط بھیجنے کا طریقہ

مؤثر : اثر کرنے والا، کارگر

متعارف : آپس میں جان پہچان، معروف

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ انٹرنیٹ کی مختصر تعریف کیا ہے؟

☆ انٹرنیٹ کی سب سے بڑی خاصیت کیا ہے؟

☆ انٹرنیٹ کے ذریعے خط بھیجنے کا طریقہ کیا کہلاتا ہے؟

☆ لیپ ٹاپ کیا ہوتا ہے؟

☆ مانیٹر کس سے کہتے ہیں؟

۳. درج ذیل چیزوں کی شکلیں بنایئے اور اپنی نوٹ بک میں اُتاریئے۔

ٹیلی ویژن۔کمپیوٹر۔ٹیلی فون

۴. خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے

خط ۔ انٹرنیٹ ۔ گاؤں

☆ .... دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے۔

☆ انٹرنیٹ کے ذریعے .... بھی لکھے جاتے ہیں

☆ انٹرنیٹ نے دُنیا کو ایک .... بنا دیا ہے۔

۵. درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے

کمپیوٹر ۔ لیپ ٹاپ ۔ انٹرنیٹ ۔ ٹیلی ویژن

٦. انٹرنیٹ پر پانچ جملے لکھیے ۔

مشق نمبر ۷:

فرض کیجیے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کو ای میل بھیجا جس میں انہوں نے آپ کو اتوار کی چھٹی گھر پر گزارنے کے لیے کہا ہے، ای میل اس طرح ہے

پیارے منّان

ہو سکے تو اتوار کی چھٹی گھر میں گزاریں بہت دنوں سے گھر نہیں آئے ہو، تمہاری ماں بہت یاد کر رہی ہے۔

اُبو

اب آپ اس ای میل کا جواب لکھیے

بات کاٹنا | چغل خوری | قلعی کھلنا | ملامت | بدگمانی

گفتگو کے آداب

ہمیشہ مناسب آواز سے گفتگو کیا کرو۔ آواز نہ تو اتنی دھیمی ہو کہ سُنائی نہ دے اور نہ اتنی سخت کہ سننے والے کو ناگوار گزرے۔ بولنے میں اس قدر جلدی نہ کرو کہ دوسرے کو بات سمجھ میں نہ آئے۔ نہ اس قدر رُک رُک کر بولو کہ سُننے والے کا جی اُکتا جائے۔

جس کسی سے گفتگو کرنا ہو تو اوّل موقع اور وقت کو دیکھ لو۔ بات کیسی ہی اچھّی یا ضروری ہو، لیکن بے موقع یا بے وقت کہو گے تو ضرور بُری معلوم ہوگی۔

کسی کی بات کاٹنا سخت عیب ہے۔ جب تک دوسرے شخص کی گفتگو ختم نہ ہولے تم ہرگز اپنی بات شروع نہ کرو۔ البتہ کوئی سخت ضرورت ہو تو اوّل اس شخص سے معافی مانگو تب بات کہو۔ بات کو زبان سے بعد میں نکالو، پہلے اس کو سوچ لیا کرو۔ بِن سوچے بولنا بے وقوفی ہے۔ ایک ہی بات کو بار بار کہنا یا ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانا ٹھیک نہیں۔

گفتگو کے وقت بہت تیزی اور غصّہ ظاہر کرنا، سخت لفظ بولنا، گڑ گڑانا، ہاتھ جوڑ کر بات کہنا، بے حیائی اور مسخرے پن کی باتیں زبان پر لانا، اپنے مُنہ سے اپنی تعریف کرنا نہایت غیر شائستہ طریقہ ہے، اس سے ہمیشہ پرہیز کرو۔

ایسی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہ کیا کرو جن کی سچائی میں تم کو خود شک ہو۔ اگر اتفاق سے ایسی بات کہنی پڑے تو اس کے ساتھ ہی اپنا شک بھی ظاہر کرو۔ کسی کے عقیدے یا مذہب یا بزرگوں کی شان میں بُرا لفظ ہرگز زبان پر نہ لاؤ۔

جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی اور مہربانی سے پیش آؤ۔ غرور اور شیخی نہ جتاؤ۔ کوئی حقارت کا لفظ نہ بولو۔ کسی کو اس کے قصور پر ملامت کرنی ہو تو اسے اکیلے میں لے جا کر سمجھاؤ۔

چُغل خوری سخت عیب ہے۔ اس سے لوگوں کو ناحق تکلیف پہنچتی ہے۔ جب چغل خور کی قلعی کھل جاتی ہے تو اس کو بے حد ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔

چُغل خوری یہی نہیں کہ ایک کی بات دوسرے کو سُنا دی بلکہ کسی شخص کا کوئی کام ہو جس کے ظاہر کرنے سے اس کے دل کو تکلیف پہنچے، اس کا ظاہر کرنا بھی چُغل خوری ہے۔

چُغل خور کی بات پر کبھی یقین نہ کرو۔ اس کے کہنے سے کسی کی طرف بدگمانی مت کرو، چُغل خوری سے ہمیشہ نفرت کرو۔ کوئی تمہارے سامنے کسی کی چغل خوری کرے تو منع کر دو اور اُسے سمجھاؤ کہ یہ بُرا کام ہے۔

۱. پڑھیے اور سمجھیے :

آداب	:	ادب کی جمع، اچھّے طریقے
بات کاٹنا	:	کسی کی بات میں دخل دینا
چُغل خوری	:	پیٹھ پیچھے بُرائی کرنا
قلعی کھلنا	:	سچائی کا ظاہر ہو جانا
ملامت	:	بُرا بھلا کہنا
ندامت	:	شرمندگی
بدگمانی	:	بے جا شبہہ / غلط فہمی

۲. سوچیے اور بتائیے :

درج ذیل چند بیانات دیے گئے ہیں ان کے سوالات بنائیے :

۱) نہ اِس قدر رُک رُک کر بولو کہ سُننے والے کا جی اُکتا جائے ۔

۲) بِن سوچے بولنا بے وقوفی ہے ایک ہی بات کو بار بار دہرانا ٹھیک نہیں ۔

۳) جب چھوٹوں سے گفتگو کرو تو نرمی اور مہربانی سے پیش آؤ ۔

۴) کوئی تمہارے سامنے کسی کی چغل خوری کرے تو منع کر دو اور اُس سے سمجھاؤ کہ یہ بُرا کام ہے

۳. سبق کو ذہن میں رکھ کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے

☆ بولنے میں اس قدر..................... نہ کرو کہ بات سمجھ میں نہ آئے۔

☆ کسی کی بات کاٹنا سخت .... ہے۔

☆ بِن سوچے بولنا..................... ہے۔

☆ بات کو زبان سے بعد میں نکالو پہلے..................... کرو

☆ .... کی بات پر کبھی یقین نہ لاؤ۔

۴. نیچے دیے ہوئے محاروں کو جملوں میں استعمال کیجیے

☆ جی اُکتانا ☆ بات کاٹنا ☆ شیخی بگھارنا ☆ قلعی کھُلنا

۵. دیے گئے اشاروں کی مدد سے خالی جگہیں پُر کیجیے

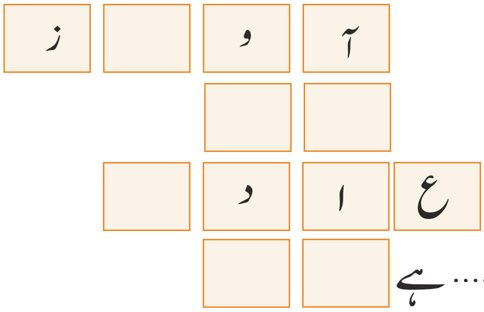

اوپر سے نیچے

☆ ہمارے سبق کا نام گفتگو کے............... ہے

☆ کشمیر ایک خوبصورت .... ہے

دائیں سے بائیں

☆ گفتگو کے وقت .... نیچی رکھنی چاہیے

☆ بُری صحبت میں بچوں کی .... بگڑ جاتی ہے

۶. درج ذیل الفاظ کی ضِد لکھیے

	لفظ	ضِد
مثال:	سخت	نرم
	گورا	
	اچھائی	
	نفرت	
	سچ	

۷. درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے

آدمی	
اُستاد	
زمین	
درخت	
پھول	

اعادہ، سبق ۱،۲،۳:۴

نوٹ: اساتذہ بچوں سے یہ مشق کروائیں، اس مشق کے کرنے سے آموزشی ماحصل کی جانچ ہوگی:

I. سوچیے اور بتایئے

(الف) حضرت محمد ﷺ سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟

(ب) انٹرنیٹ کی مختصر تعریف کیا ہے؟

(ج) شاعر دُنیا کے لیے کیا چاہتا ہے؟

(د) لیپ ٹاپ کیا ہوتا ہے؟

II. اپنے ہیڈ ماسٹر کے نام دو دن کی رخصت کے لیے درخواست لکھیے

III. واحد کے جمع لکھیے

غریب۔رئیس۔جاہل۔ادیب۔شاعر۔امیر

IV. انٹرنیٹ یا ٹیلی ویژن کے موضوع پر دس جملے لکھیے

V. مثالوں کے ساتھ وضاحت کیجیے

اسم۔فعل۔حرف۔کلمہ۔مہمل

اولیا | عابد | آبِ شیریں | آبِ بقا

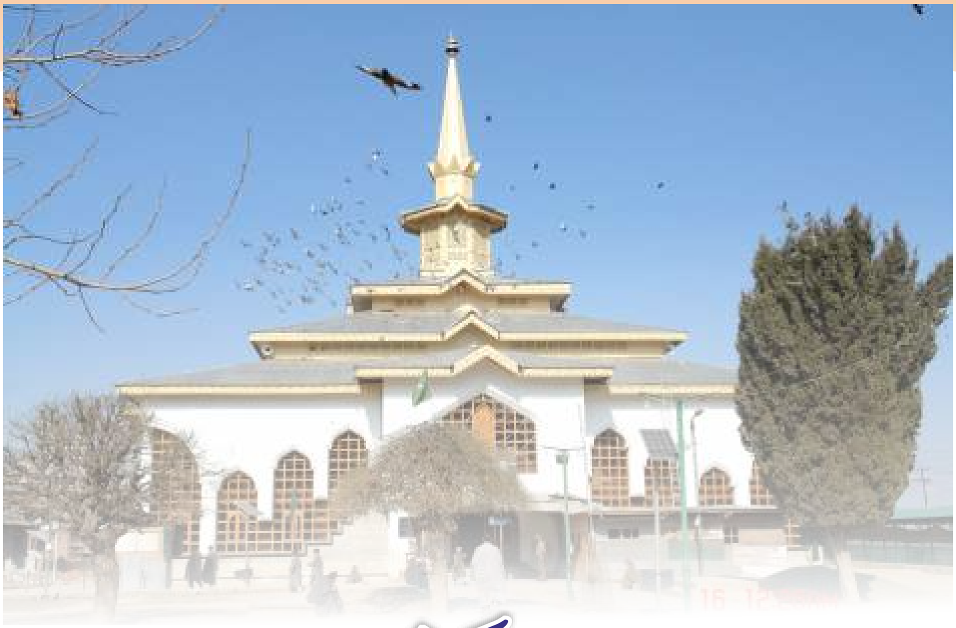

تصویرِ کشمیر

اولیاؤں عارفوں کی سر زمین
عالموں اور عابدُوں کی سر زمین
یہ ادیبوں شاعروں کی سر زمین
مندروں اور مسجدوں کی سر زمین
ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جِس کا جنّتِ کشمیر ہے
دِلفریبی باغِ شالیمار کی
اور نشاط باغ کی وہ دِل کشی

آبشاروں کی وہ بجتی بنسری
منظرِ قدرت کی وہ جادو گری

ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جس کا گلشنِ کشمیر ہے

دیکھیے گلمرگ کی کیا شان ہے
چشمِ گردوں دیکھ کر حیران ہے
وادیٔ کشمیر کی وہ جان ہے
اِک سراپا حُسن وہ میدان ہے

ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جس کا گلشنِ کشمیر ہے

ہاں چناروں کی وہ شانِ دل رُبا
اور وہ سرو صنوبر کی فضا
جھیل ڈل کے ہیں کنول خوش نُما
کشتیوں کا بھی نظارہ ہے جُدا

ہاں اسی جنت کی یہ تصویر ہے
نام جِس کا گلشنِ کشمیر ہے

نشاط کشتواڑی

۱. پڑھیے اور سمجھیے

اولیاء	:	ولی کی جمع بمعنی دوست
عارف	:	پہچاننے والا ۔ خُدا شناس
عابد	:	عبادت کرنے والا
گلشن	:	باغ
سراپا	:	سر سے پاؤں تک
دل رُبا	:	دلبر ۔ معشوق
ڈل	:	کشمیر کی مشہور جھیل کا نام
چشمِ گردوں	:	زمانے کی آنکھ ۔ زمانہ

۲. سوچیے اور بتائیے

☆ نظم کے پہلے بند میں شاعر نے کشمیر کو کس کی سرزمین کہا ہے؟

☆ شاعر کیوں کہتا ہے کہ گُلمرگ کشمیر کی جان ہے؟

☆ جھیل ڈل میں کون سے خوشنما نظارے پائے جاتے ہیں؟

☆ تصویرِ کشمیر کس شاعر کی تخلیق ہے؟

☆ نظم کے آخری بند کو نثر میں لکھیے

۳. نوٹ بک میں لکھیے

کشمیر ایک خوب صورت وادی ہے ، لوگ اسے دُنیا کی جنت کہتے ہیں ۔ یہاں پر بڑے بڑے اولیا، عابد اور عارف پیدا ہوئے ہیں۔ یہ ادیبوں اور شاعروں کی سرزمین ہے۔ یہاں پر ہر مذہب کے ماننے والے لوگ رہتے ہیں ۔کشمیر کے چشموں کا پانی میٹھا ہے۔کوکرناگ، چشمہ شاہی، شالیمار، نشاط، اور گلمرگ یہاں کے خوب صورت صحت افزا مقامات ہیں ۔

۴. مثال دیکھ کر خالی جگہیں پُر کیجیے

☆ کشمیر عارفوں کی سرزمین ہے۔ (عارف)

☆ کشمیر.................کی سرزمین ہے۔ (عابد)

☆ کشمیر...........کی سرزمین ہے۔ (عالم)

☆ کشمیر.................کی سرزمین ہے۔ (شاعر)

☆ کشمیر...........کی سرزمین ہے۔ (آبشار)

☆ کشمیر.................کی سرزمین ہے۔ (چنار)

۵. نیچے دیے گئے مقامات کے متعلق پانچ جملے لکھیے

شالیمار باغ ۔نشاط باغ۔گل مرگ

۶. آرٹ ورک

کشمیر کے کسی بھی باغ کی تصویر اپنی نوٹ بک میں بنائیے

پھولے نہ سمانا | ایک جان دو قالب | تفریح | صحت افزا

دوستی

احمد اور ندیم بچپن کے دوست تھے ۔ دونوں ہم جماعت تھے اور ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے۔ دونوں کے گھر پاس پاس تھے۔

اسکول بھی ایک ساتھ جاتے تھے ۔ پڑھائی ہو یا کھیل کود دونوں ساتھ ساتھ نظر آتے تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کی دوستی گہری ہوتی گئی۔

گرمی کے دن تھے،اسکول میں ایکسکرشن کا پروگرام بنا۔ بچوں کو جب اس کی اطلاع ملی تو وہ خوشی سے پھولے نہ سمائے ۔ پکنک کی تیاریاں زور وشور سے شروع ہوئیں ۔لڑکوں نے اپنی الگ الگ ٹولیاں بنا لیں ۔ احمد اور ندیم نے بھی کچھ لڑکوں کے ساتھ مل کر اپنی ایک ٹولی بنا لی۔ پھر آپس میں طے ہوا کہ کون کیا کیا پکوان گھر سے بنا کر لائے گا۔

دوسرے دن سب لڑکے ہنسی خوشی اسکول پہنچے۔ اسکول کے باہر بسیں کھڑی تھیں۔

لڑکے ان میں سوار ہوئے۔ اساتذہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ بسیں پہلگام کی طرف چل پڑیں۔ احمد اور ندیم بس میں ایک دوسرے کے پاس بیٹھے تھے۔ دونوں بہت خوش تھے۔ پہلی بار ایک ساتھ شہر سے دُور تفریح کے لیے جا رہے تھے۔ بس میں دوسرے بچّوں کی طرح وہ بھی آپس میں ہنس کھیل رہے تھے۔ ایک دوسرے کو لطیفے سُنا رہے تھے، گا رہے تھے۔ چند گھنٹوں میں وہ پہلگام پہنچ گئے۔ پہلگام کشمیر کا ایک صحت افزا مقام ہے۔ اپنی خوبصورتی اور آب و ہوا کی وجہ سے یہ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ احمد اور ندیم نے پہلگام کے بارے میں سُنا تو تھا، لیکن آج پہلی بار وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر گھومنے کے بعد سب لڑکے کھانا کھانے کے لیے ایک جگہ جمع ہوئے۔ احمد اور ندیم نے بھی اپنی ٹولی کے ساتھ کھانے کی چیزیں مل بانٹ کر کھائیں۔ کھانا کھانے کے

بعد سب لڑکے مختلف اطراف میں سیر کو نکلے۔ کچھ لِدّر نالے کے کنارے کی طرف چل پڑے، کچھ بازار کی جانب گئے اور کچھ لڑکے جنگل کی سیر کو گئے۔ احمد اور ندیم بھی جنگل کی طرف نکل گئے۔ راستے میں اونچے اور گھنے پیڑ تھے۔ اردگرد کا نظّارہ بے حد خوبصورت اور دلکش تھا۔ احمد اور ندیم ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ساتھیوں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل گئے، انہیں اس بات کا خیال ہی نہیں رہا کہ وہ گھنے درختوں اور جھاڑیوں میں سے گزرتے ہوئے بہت دور نکل گئے ہیں اچانک انہیں ایک خوفناک آواز سنائی دی۔ جنگل کی خاموشی میں اس

آواز نے دونوں کو ڈرا دیا۔ اتنے میں احمد کو تھوڑے ہی فاصلے پر ایک ریچھ نظر آیا۔ ریچھ ان کی طرف آرہا تھا۔ احمد نے ندیم کا ہاتھ فوراً جھٹک دیا اور پھُرتی سے ایک پیڑ پر چڑھ گیا۔

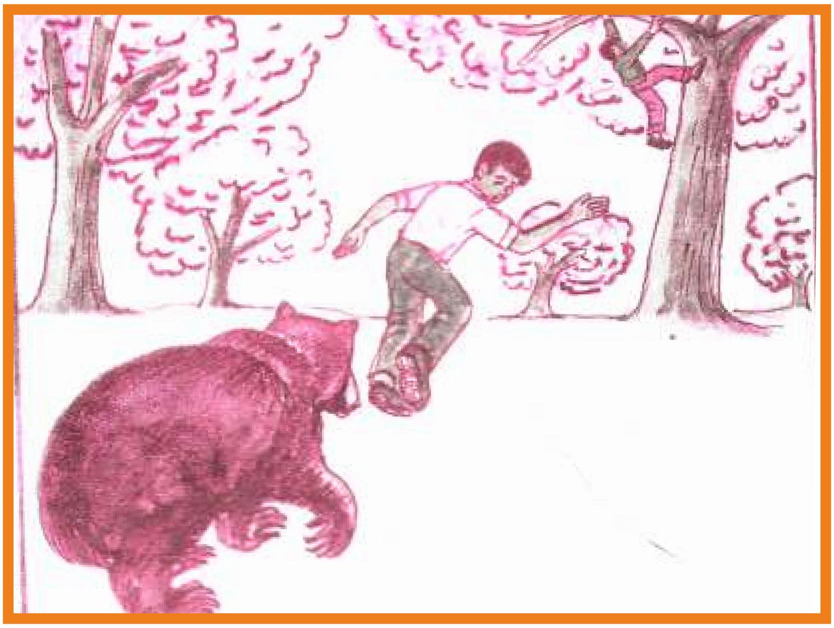

ندیم نے جب ریچھ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اُس کے منہ سے چیخ نکل گئی ۔ اُس نے احمد کو پکارتے ہوئے کہا۔

''احمد .... مجھے بچاؤ، مجھے پیڑ پر چڑھنا نہیں آتا''۔ احمد پیڑ پر سے ندیم کی بے بسی کو خاموشی سے دیکھتا رہا۔ ندیم کو گھبراہٹ میں اور کچھ نہ سوجھا، وہ زمین پر لیٹ گیا۔ آنکھیں بند کر کے اپنی سانسیں روک لی ۔ ایسا لگ رہا تھا، جیسے وہ مردہ ہو، ریچھ نے قریب آ کر ایک لمحہ کے لیے اسے سونگھا اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ندیم نے ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ ریچھ جا چکا ہے ۔ اس کی جان میں جان آئی ۔ وہ کپڑے جھاڑتے

ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا اور احمد کی طرف دیکھنے لگا۔ احمد کی بے وفائی سے اسے بہت دُکھ ہوا۔ اسے یہ توقع نہیں تھی کہ احمد مصیبت کی گھڑی میں اسے اکیلا چھوڑ دے گا۔

احمد نے جب دیکھا کہ ریچھ جا چُکا ہے تو وہ پیڑ سے نیچے اُتر آیا اور ندیم سے کہنے لگا۔

''شکر ہے کہ بچ گئے، لیکن یہ تو بتاؤ کہ ریچھ تمہارے کان میں کیا کہہ رہا تھا''۔

ندیم مسکرا کر بولا: ''ریچھ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے''۔

ا. پڑھیے اور سمجھیے:

ایکسکرشن	:	سیر سپاٹا، پکنک
پھولے نہ سمانا	:	بہت خوش ہونا
ایک جان دو قالب	:	ایک جان دو جسم، گہرے دوست
تفریح	:	ہوا خوری، سیر
صحت افزا	:	صحت بخش
بے بسی	:	بے اختیاری، مجبوری
جان میں جان آنا	:	خوش ہونا، چین آجانا، تسلّی ہو جانا

۲.   سوچیے اور بتائیے

☆ لڑکے ایکسکرشن کے لیے کہاں گئے؟

☆ پہلگام کیوں مشہور ہے؟

☆ احمد نے ریچھ کو دیکھ کر کیا کیا؟

☆ ندیم کو احمد کے کس عمل سے دُکھ پہنچا ؟

۳.   ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے

نوٹ: اُستاد مثالوں سے بچّے کو محاورے کے معنی سمجھائیے

پھولے نہ سمانا، ایک جان دو قالب، جان میں جان آنا

۴.   مناسب لفظوں سے خالی جگہیں پُر کیجیے:

احمد اور ندیم .... تھے	(دوست/دشمن)
پہلگام کشمیر کا ایک .... مقام ہے۔	(بلند/صحت افزا)
احمد نے ندیم کا ہاتھ فوراً................ دیا۔	(چھوڑ/جھٹک)
دوست وہی ہے جو مصیبت میں .... ۔	(کام آئے، کام نہ آئے)

۵.   اپنے دوست کے متعلق پانچ جملے لکھیے

۶. مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال	بے	+	بسی	=	بےبسی
	بے	+	خودی	=	
	بے	+	حسی	=	
	بے	+	دردی	=	
	بے	+	جگری	=	
	بے	+	کسی	=	

۷. ان مثالوں پر غور کیجیے

☆ احمد دوڑ رہا ہے

☆ سونو پڑھتا ہے

☆ راجا خط لکھ رہا ہے

فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا ، ہونا یا سہنا پایا جائے ، مثلاً اوپر کے جملوں میں احمد دوڑنے کا ، سونو پڑھنے کا اور راجا خط لکھنے کا کام کر رہا ہے۔

درج ذیل جملوں میں سے فعل تلاش کیجیے

احمد زمین پر لیٹ گیا۔ وہ کانپ رہا تھا۔ ریچھ نے اُسے سونگھا۔ بچے بھاگ رہے تھے۔ ندیم نے کہا ہم گھر جائیں گے۔ ریچھ واپس جا رہا تھا۔

ولادت | امام | حیات | پیرومرشد | زائرین | متعدد

بابا غلام شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ

بابا غلام شاہ بادشاہ کا اصلی نام سیّد غلام علی شاہؒ تھا۔ آپ کی ولادت ضلع راولپنڈی، تحصیل چکوال کے مشہور گاؤں سیّداں، کسراں میں ۱۷۳۳ء میں ہوئی تھی۔ آپ کا خاندان انتہائی شریف اور دیندار تھا۔ آپ کے والد سیّد محمد ادریس بہت بڑے روحانی بزرگ تھے۔ اُن کی زیارت سیّداں کے گاؤں میں واقع ہے۔

بابا غلام شاہ بادشاہ کا میلان بچپن سے ہی دینی اور روحانی معاملات کی جانب تھا۔ والد صاحب نے آپ کو سیّد عبدالطیف جو امام برّی کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں کی تربیت میں رکھا۔ امام برّی کی تربیت نے آپ کے روحانی کمالات کو جلا بخشی۔ اپنے پیرو

مرشد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بابا غلام شاہ بادشاہ نے اپنے وطن سے سفرِ ہجرت شروع کیا۔ راستے میں کئی مقامات پر قیام کرنے کے بعد ۱۷۶۷ء میں شاہدرہ شریف پہنچے۔

شاہدرہ شریف ریاست جموں و کشمیر کے سرحدی ضلع راجوری کے عین شمال میں واقع ایک قصبہ ہے۔ سطحِ سمندر سے اس مقام کی بلندی ۵۷۰۰ فٹ ہے۔ ریاست کی سرمائی راجدھانی جموں سے اِس مقام کی مسافت ۱۸۱ کلومیٹر ہے۔ دو پختہ سڑکوں کو شاہدرہ شریف تک رسائی دی گئی ہے۔ ایک سڑک پونچھ اور سرن کوٹ کی طرف سے ڈیرہ گلی اور تھنہ منڈی سے ہوتے ہوئے شاہدرہ شریف پہنچتی ہے۔ دوسری سڑک جموں سے راجوری اور راجوری سے تھنہ منڈی ہوتے ہوئے شاہدرہ شریف پہنچ جاتی ہے۔ جموں سے شاہدرہ شریف کا راستہ زائرین کو پہاڑی سلسلے کے دل کش منظر سے محظوظ کرتا ہے۔ شمال میں ڈیرہ گلی، چمریٹر گلی اور نیزہ پہاڑ حسین منظر پیش کرتے ہیں۔ اِسی علاقے سے بابا صاحب علیہ الرحمہ راجوری میں داخل ہوئے تھے۔ یہاں کا ہر موسم لاجواب اور دلپذیر ہوتا ہے۔ فطرت کی رنگا رنگیوں سے مالا مال علاقے کے مناظر دیکھنے کے لائق ہیں۔ زیارت شریف کا سبز رنگ کا گنبد انگوٹھی کے نگینے کی طرح چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ زیارت کے آس پاس ڈھائی سو کنال اراضی ہے۔ ریاستی محکمہ سیاحت نے اس علاقے کو سیاحوں اور زائرین کے لیے باعثِ کشش بنا دیا ہے۔

زیارت کے قرب و جوار میں زائرین کے لیے لنگر خانہ، مہمان خانہ اور چند عمارتیں تعمیر کی گئیں ہیں۔ ایک چھوٹا سا بازار بھی ہے۔

بابا غلام شاہ بادشاہ نے ۱۷۶۷ء تا ۱۸۰۸ء کا عرصہ شاہدرہ شریف میں عبادت و ریاضت

میں گزارا۔ آپ نے ۱۸۰۸ء میں انتقال فرمایا۔ آپ نے متعدد کرامتیں ظاہر کیں ۔ بلا امتیاز مذہب وملت ، دُور دُور سے لوگ یہاں آتے ہیں اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ بابا غلام شاہ بادشاہ کے نام پر دھنور راجوری میں ایک یونیورسٹی قائم کی گئی ہے جہاں جدید تقاضوں کے مطابق مختلف سائنسی اور تکنیکی مضامین کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

ولادت	:	پیدائش
امام	:	مسلمانوں کا پیشوا، نماز پڑھانے والا
حیات	:	زندگی
پیرومرشد	:	جس کے دست پر بیعت کی ہو
		ہادی۔ رہنما۔ استاد
تعمیل	:	عمل کرنا

مسافت	فاصلہ
زائرین	زیارت کرنے والے
دل کش	دل کو کھینچنے والا
اراضی	زمین ۔ ارض کی جمع
جدید تقاضے	نئے تقاضے ۔ نئی ضرورتیں
بلا امتیاز	بغیر کسی تمیز کے
متعدد	کئی ایک یا زیادہ

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کا اصلی نام کیا ہے؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کب پیدا ہوئے ؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کس سن میں شاہدرہ شریف پہنچے؟

☆ جموں سے شاہدرہ شریف تک کتنا فاصلہ ہے؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ کے نام پر یونیورسٹی کا قیام کس جگہ ہوا ؟

☆ بابا غلام شاہ بادشاہ دن رات کس کام میں مشغول رہتے تھے؟

۳. دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

راولپنڈی ۔ راجوری ۔ سیّد محمد ادریس ۔ ۱۸۱ کلو میٹر ۔ نیزہ پہاڑ

☆ بابا غلام شاہ کے والد کا نام .... تھا۔

☆ بابا غلام شاہ .... سے گزر کر شاہدرہ شریف میں داخل ہوئے۔

☆ بابا غلام شاہ .... سے ہجرت کر کے راجوری (شاہدرہ شریف) آئے۔

☆ جموں سے شاہدرہ شریف تک .... کی مسافت ہے۔

☆ زیارت شاہدرہ شریف ریاست جموں و کشمیر کے .... ضلع میں واقع ہے۔

۴. واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے

	واحد	جمع	واحد	جمع
مثال	خبر	اخبار	شجر	
	ثمر		بصر	
	سِر		اثر	

۵. درج ذیل کالم 'الف' کو کالم 'ب' کے ساتھ ملایئے

الف	ب
۱۷۳۳ء	بابا غلام شاہ بادشاہ کا انتقال ہوا
۱۷۶۷ء	بابا غلام شاہ بادشاہ پیدا ہوئے
۱۸۰۸ء	شاہدرہ شریف سطح سمندر سے اوپر واقع ہے
۵۷۰۰ فٹ	بابا غلام شاہ بادشاہ شاہدرہ شریف پہنچے

استھان | مقدّس | مُکتی | وردان | تپسیّا | اَثر

سدّھ مہادیو

سدّھ مہادیو صوبہ جموں کے اہم ترین تیرتھ استھانوں میں سے ایک ہے۔ یہاں کا شیو مندر ماتا ویشنو دیوی کی گپھا کی ہی طرح بہت مقدس مانا جاتا ہے۔ یہ پُر فضا پہاڑی گاؤں آثارِقدیمہ کے اعتبار سے بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔

سدّھ مہادیو کو جانے والا راستہ ایک چھوٹے سے قصبے چنینی سے ہوکر جاتا ہے۔ تاریخی اہمیت کا حامل یہ قصبہ جموں سرینگر قومی شاہراہ کے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں کا تاریخی قلعہ نما محل صوبہ جموں کے چند اہم آثارِقدیمہ میں شُمار ہوتا ہے۔ افسوس یہ محل اب کھنڈر میں تبدیل ہو چُکا ہے۔

سدّھ مہادیو انتہائی خوب صورت پہاڑی گاؤں ہے۔ یہاں کے پُر سکون ماحول میں عجیب طرح کی ذہنی اور روحانی آسودگی کا احساس ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس مقام کا نام بھگوان شیو کے ایک پرم بھگت سدّھا یت کے نام پر سدّھ مہا دیو پڑا۔ جو اپنے پچھلے جنم میں ''اَسُر'' تھا۔ ایک دن وہ اپنے اصلی روپ میں بھگوان شیو اور دیوی اُما کے درشنوں کے لیے یہاں آیا۔ اس بھیانک شکل وصورت والے ''اَسُر'' کو دیکھ کر دیوی اُما کی چیخ نکل گئی۔ سمادھی میں بیٹھے شیو جی نے جب یہ چیخ سُنی تو اپنا ترشول سدھایت پر دے مارا۔ ترشول کا یہ وار اس کے لیے مہلک ثابت ہوا۔ آخری سانسیں لیتے ہوئے یہ بھگت، بھگوان کا نام جپنے لگا۔ یہ سُن کر بھگوان شیو کو نہایت افسوس ہوا۔ وہ سمادھی چھوڑ کر اس کے پاس آئے اور اسے دوبارہ زندگی کا وردان دینے کی پیش کش کی، سدھایت نے پرارتھنا کی کہ'' اے بھگوان مجھے مرنے دیجیے تاکہ میں آپ کے ہاتھوں مرتیو پاکر مُکتی پراپت کرسکوں''۔ اُس کی پرارتھنا سُن کر بھگوان شیو خوش ہوئے اور اُسے وردان دیا کہ وہ جیون مرن کے چکر سے نجات پائے گا اور اس کا نام بھگوان کے نام سے پہلے لیا جائے گا۔ اس طرح اس مقام کا نام سدّھ مہا دیو پڑا۔

وہ ترشول جس سے سدھایت کو مارا گیا۔ تین حصّوں میں بٹا ہوا آج بھی یہاں نصب ہے۔ مقامی لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ ترشول زمین میں اتنے گہرے گڑے ہوئے ہیں کہ اندازہ کرنا مشکل ہے اور ان کے بارے میں عوام میں یہ اعتقاد ہے کہ جو کوئی انہیں اُکھاڑنے کی کوشش کرے گا اس پر مہادیو کا قہر نازل ہوگا۔

سدّھ مہا دیو سے تین کلو میٹر مغرب میں ''گوری کنڈ'' نام کا ایک مقدس چشمہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بھگوان شیو کو پانے کے لیے دیوی اُما نے یہاں بارہ برس تپسیّا کی تھی۔ دوران تپسیا وہ اِسی کنڈ میں اشنان کیا کرتی تھی۔ دیوک ندی جسے اس علاقے میں گنگا کی طرح

مقدس ومتبرک مانا جاتا ہے اسی کند سے نکلتی ہے۔اسی لیے سدّھ مہا دیو کے میلے میں آنے والے یاتری پاک ہونے کے لیے اس کنڈ میں ضرور اشنان کرتے ہیں۔ وہ گپھا جس میں دیوی ''اُما'' نے تپسیّا کی تھی اسی مندر کے احاطے میں موجود ہے۔مندر کے پاس ہی ماں دُرگا کا ایک سوسال پُرانا مندر ہے جسے چینئی کے راجا کرن نے بنوایا تھا۔سدھ مہا دیو اپنی انہی تاریخی خصوصیات کی بدولت تمام ریاست میں مشہور ومعروف مقام کی حیثیت کا حامل بن چکا ہے، کشمیر وادی یا ماتا ویشنو دیوی کی یاترا پر آئے ہوئے یاتری سدھ مہا دیو کی زیارت کرنا بھی اپنے لیے اہم سمجھتے ہیں۔

۱. پڑھیے اور سمجھیے

استھان	:	مقام
مقدّس	:	پاک ۔ متبرک
آثارِ قدیمہ	:	پُرانی تاریخی عمارتیں
روحانی آسودگی	:	روح کا اطمینان
مُہلِک	:	ہلاک کرنے والا ۔ مار ڈالنے والا
مرتیو	:	موت
مُکتی	:	نجات
پراپت ہونا	:	ملنا ۔ حاصل ہونا ۔ پانا
وردان	:	قول ۔ انعام
نصب کرنا	:	گاڑھنا ۔ قائم کرنا
تپسیّا	:	عبادت
اشنان کرنا	:	نہانا
کنڈ	:	تالاب ۔ چشمہ ۔ باولی
متبرک	:	مقدّس ۔ برکت والا ۔ پاک
پرم بھگت	:	سب سے بڑا بھگت
اَسُر	:	راکشس

۲. سوچیے اور بتائیے:

☆ سدّھ مہادیو کی کیا اہمیت ہے؟

☆ اس گاؤں کا نام سدّھ مہادیو کیسے پڑا؟

☆ سدھایت کو کس ہتھیار سے مارا گیا؟

☆ بھگوان شیو کو پانے کے لیے دیوی اُما نے کیا کیا؟

☆ ماں دُرگا کا مندر کس نے بنوایا تھا؟

۳. مندرجہ ذیل الفاظ سے جملے بنائیے:

تیرتھ ۔ مقدس ۔ کھنڈرات ۔ بھیانک ۔ سمادھی ۔ یاتری ۔ مہلک

۴. نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات ٹیبل میں سے تلاش کیجیے

☆ سدھ مہادیو کس صوبے میں واقع ہے؟

☆ ہماری ریاست کا نام کیا ہے؟

☆ جموں شہر کو کس نے بسایا؟

☆ ہماری سرمائی راجدھانی کون سی ہے؟

جامبولوچن نے جموں شہر بسایا
ہماری ریاست کا نام جموں و کشمیر ہے
ہماری سرمائی راجدھانی جموں ہے
سدّھ مہادیو جموں صوبہ میں واقع ہے

۵. واحد کے جمع لکھیے

راستہ .... صوبہ .... علاقہ ....

۶.

وہ اسم جو مصدر سے بنایا گیا ہو اسم مشتق کہلاتا ہے۔ مثلاً پڑھائی، جانے والا، روتا ہوا، بچت، کھانے والی۔

مثال دیکھ کر دیے گئے ہر ایک مصدر سے دو دو مشتقات بنائیے

مثال	پڑھنا	پڑھنے والا	پڑھائی
	دھونا	....	....
	لڑنا	....	....
	کھانا	....	....
	دوڑنا	....	....

اعادہ، سبق ۵،۶،۷،۸:

آموزشی ماحصل وہ آلہ ہے جس سے اُن حصولیابیوں کا اندازہ ہوتا ہے جو طالب علموں کو پانچویں جماعت میں آنی چاہیے۔ اس اعادہ کے ذریعے اُن ہی حصولیابیوں کا اندازہ لگانا مقصد ہے

I. درج ذیل جوابات کے لیے سوالات بنایئے:

(الف) کشمیر اولیاؤں، عارفوں، عابدوں، ادیبوں اور شاعروں کی سرزمین ہے

(ب) پہلگام اپنی خوبصورتی اور آب و ہوا کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہے

(ج) شاہدرہ شریف جموں و کشمیر کے سرحدی ضلع راجوری کے عین شمال میں واقع ہے

(د) ہماری ریاست کی سرمائی راجدھانی جموں ہے

II. ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے

پھولے نہ سمانا۔ ایک جان دو قالب۔ جان میں جان آنا۔

III. کسی ایک موضوع پر دس جملے لکھیے

میرا دوست۔ شالیمار باغ۔ کمپیوٹر

IV. بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

جامد، مصدر اور مشتق

مثالیں دے کر ان کی تعریف کیجیے